اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 12:

(تصحیح و نظرِ ثانی شدہ)

کون سے سمندری جاندار حلال ہیں؟

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

سمندری جانداروں میں سے صرف مچھلی ہی حلال ہے:

احناف کے نزدیک سمندری جانداروں میں سے صرف مچھلی ہی حلال ہے، مچھلی کے علاوہ دیگر جاندار حرام ہیں، اس لیے مچھلیوں کی جتنی بھی قسمیں پائی جاتی ہیں، خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی، خواہ کسی بھی شکل، نوعیت اور جسامت کی ہوں؛ وہ سب کی سب حلال ہیں۔

اس مسئلے سے بخوبی معلوم ہوا کہ شارک، ڈولفن، وہیل، مارماہی سمیت ہر چھوٹی بڑی مچھلی حلال ہے۔

(تحفۃ الفقہاء مع بدائع الصنائع، النتف فی الفتاویٰ، مجمع الانہر، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، امداد الفتاویٰ، جواہر الفتاویٰ)

سمندری جانداروں کے حلال و حرام ہونے کا بنیادی اصول:

ما قبل کے مسئلے سے یہ اصول معلوم ہوا کہ کسی سمندری جاندار کے حلال یا حرام ہونے میں اس بات کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ مچھلی ہے یا نہیں، اگر وہ مچھلی ہی کی ایک قسم ہے تو وہ حلال ہے لیکن اگر وہ مچھلی نہیں ہے تو وہ حرام ہے۔ یہ اصول یاد رکھنے کے قابل ہے!

یہاں یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ مچھلی کسے کہتے ہیں؟ تو اس حوالے سے ایک اہم نکتہ ملاحظہ فرمائیں:

فائدہ: مچھلی کسے کہتے ہیں؟

مچھلی کی تعریف اور اس کی پہچان کوئی اتنا مشکل معاملہ نہیں، بلکہ ہر وہ سمندری جاندار جس کو عرفِ عام (خصوصًا عرب کے عرف) میں مچھلی کہا جاتا ہو تو وہ مچھلی کہلائے گی، اس معاملے میں اتنی بات کافی ہے، اس میں جدید ماہرینِ حیوانات کی فنی باریکیوں کی طرف زیادہ توجہ دینے کی حاجت نہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: درسِ ترمذی جلد 1)

جھینگا مچھلی کا حکم:

جھینگا کھانا حلال ہے یا حرام، اس کو بھی اسی اصول پر پرکھا جائے گا کہ جھینگا مچھلی ہے یا نہیں، تو چونکہ سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال ہے اس لیے جن اہلِ علم کے نزدیک جھینگا بھی مچھلی ہی کی ایک قسم ہے تو اس لیے ان کے نزدیک جھینگا حلال ہے، لیکن جو اہلِ علم جھینگے کو مچھلی تسلیم نہیں کرتے تو ان کے نزدیک جھینگا حرام ہے کیونکہ سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی ہی حلال ہے، دونوں جانب بڑے بڑے مایہ ناز اہلِ علم اور اہلِ فتوی ہیں، ہر ایک کے پاس اپنے دلائل ہیں۔ اس لیے ان اہلِ علم میں سے جن پر اعتماد ہو انہی کی رائے کے مطابق عمل کیا جائے لیکن دوسروں کو غلط قرار دینے اور ملامت کرنے سے اجتناب کیا جائے بلکہ دوسروں کی رائے کا احترام کیا جائے۔ قارئین کی تشفی کی خاطر عرض ہے کہ اس مسئلے میں بندہ کا رجحان یہ ہے کہ جھینگا کھانا جائز ہے کیوں کہ یہ مچھلی ہی کی ایک قسم ہے، چنانچہ:

- بہت سے ماہرینِ لغت نے اس کو مچھلی ہی قرار دی ہے دیکھیے: **جمهرة اللغة، تاج العروس،** قاموس، لسان العرب، الصحاح، حیاۃ الحیوان۔
- متعدد فقہائے کرام نے اس کو مچھلی قرار دے کر حلال قرار دیا ہے، دیکھیے: امداد الفتاویٰ، فتاویٰ حمادیہ وغیرہ۔
- عرب کی لغت میں بھی اس کو مچھلی ہی قرار دیا جاتا ہے۔

البتہ چونکہ اس میں اہلِ علم کا اختلاف ہے اس لیے اگر کوئی اس اختلاف سے بچنے کے لیے احتیاط کے طور پر نہ کھائے تو زیادہ بہتر ہے لیکن کھانے والا کسی بھی قسم کی ملامت کا مستحق نہیں۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: درسِ ترمذی جلد 1)

- تحفۃ الفقہاء میں ہے:

أما الذي لا يعيش إلا في الماء فكله محرم الأكل إلا السمك خاصة بجميع أنواعه سوى الطافي منه فإنه مكروه؛ لقوله عليه السلام: «أحلت لنا ميتتان ودمان: السمك والجراد والكبد والطحال»، وهذا عندنا. (كتاب الذبائح)

- **مجمع الانہر** میں ہے:

ولا يؤكل من حيوان الماء وهو الذي يكون مثواه وعيشه في الماء عندنا؛ لقوله تعالى: «ويحرم عليهم الخبائث»، إلا السمك بأنواعه غير الطافي. (كتاب الذبائح)

- **النتف فی الفتاویٰ** میں ہے:

حكم دواب البحر:

وأما دواب البحر فانها محرمة، سوى السمك بأجناسها في قول الفقهاء.

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

28 محرم 1441ھ/ 28 ستمبر 2019

03362579499